ذہنوں پر سسٹم کے اثرات

(گریجویٹ فورم کے اجتماع سے قائد تحریک الطاف حسین کا فکر انگیز خطاب)

انسان کا ذہن اس موم کی طرح ہوتا ہے جس سے بچے مختلف قسم کے کھلونے بناتے ہیں۔ اسے جس انداز سے چاہیں ڈھال لیں۔ اسی طرح انسانی ذہن جو کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، اس کے گرد جو حالات اور ماحول ہوتا ہے وہ اس سے متاثر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ اثرات اتنے پکے ہوجاتے ہیں کہ پھر انہیں ختم کرنا یا تبدیل کرنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے یا پھر ناممکن ہوجاتا ہے۔ یہ اثرات نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں اور مستحکم سے مستحکم ہوتے چلے جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہم مختلف مذاہب، عقیدوں اور مسالک سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے تمام مذاہبِ عالم، عقیدوں اور مسالک کا مطالعہ کرکے اپنی عقل، دماغ اور ذہن سے اپنی پسند کے مذہب، عقیدے یا مسلک کو اختیار کیا ہے؟ فرض کیجئے کہ کوئی آپ سے یہ کہے اور اپنی طرف سے دلائل بھی دے کہ آپ کا مذہب، عقیدہ یا مسلک پوری طرح درست نہیں ہے بلکہ دلائل کے مطابق فلاں مذہب، عقیدہ یا مسلک بالکل درست ہے اسلئے آپ اپنے مذہب، عقیدہ یا مسلک کو چھوڑ کر فلاں فلاں مذہب، عقیدے یا مسلک کو اختیار کریں تو کتنے فیصد لوگ ایسے ہوں گے جو اس طرح اپنا مذہب، عقیدہ یا مسلک چھوڑنے پر تیار ہوجائیں گے؟ یقیناً عام طور پر لوگ اسطرح اپنا مذہب، عقیدہ یا مسلک چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتے یا ایسا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کیوں اس بات پر آپس میں زور زبردستی اور دھونس دھمکی کا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ آپ کا مذہب، عقیدہ یا مسلک غلط ہے اور بسا اوقات اس بنیاد پر حدود سے اتنا تجاوز کر جاتے ہیں کہ کفر کے فتوے لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایک شریف الطبع اور باشعور انسان ہونے کے ناطے تو ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم رہیں اور جو لوگ کسی اور عقیدے پر ہیں ان کا احترام کریں۔

اسی طرح انسان کے ذہن اور سوچ پر کلچر کے اثرات ہوتے ہیں یعنی جس علاقے کا جو کلچر ہوتا ہے وہاں کے رہنے والوں کی سوچ، ذہن اور ذہنیت پر اس کلچر کے اثرات لازمی طور پر پڑتے ہیں اور جب یہ اثرات مستحکم ہوکر نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں تو پھر انہیں تبدیل کرنا یا ختم کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر علمی اور مثبت انداز میں باتوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور مثبت انداز میں علمی بحث و مباحثہ ہوتا رہے اور یہ عمل تسلسل کے ساتھ نہ صرف جاری رہے بلکہ اس میں معاشرے کے افراد کی شرکت بڑھتی رہے تو آہستہ آہستہ سوچوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، ذہنی جمود ٹوٹنے لگتا ہے، نئے نئے خیالات جنم لیتے ہیں، سوچوں کے نئے نئے زاویے سامنے آتے ہیں اور معاشرہ کی خرابیوں کی نشاندہی اور انہیں دور کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں لیکن اس عمل میں ذہنی تبدیلیاں لانے کی کوشش کرنے والوں کو ان لوگوں کے غیظ و غضب، ظلم و ستم، جبر اور الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ذہنی جمود کا نہ صرف شکار ہوتے ہیں بلکہ اسے برقرار بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر جدید عہد کے تقاضوں کے مطابق جنم لینے والے نظریہ اور مشن و مقصد سے سچا، گہرا اور پختہ لگاؤ ہو (commitment) ہو اور ثابت قدمی و مستقل مزاجی سے جدوجہد کی جائے تو پھر سقراط بن کر زہر کا پیالہ بھی پی لیا جاتا ہے۔

کلچر کیا ہوتا ہے؟

اس سے پہلے کہ ہم کلچر کے انسانی ذہن اور سوچوں پر اثرات کی بات کریں، ہم یہ دیکھیں کہ کلچر کیا ہوتا ہے؟

کلچر کی مختلف تعریفیں ہیں۔

1- The total of inherited ideas, beliefs, values and knowledge which constitute the shared basis of social action for example Pakistani culture, American culture, British culture and Arab Culture etc.

2- The total range of activities and ideas of a people.

3 - The artistic and social pursuits, expressions and tastes valued by a society or class.

فیوڈل سسٹم اور فیوڈل ذہنیت

کلچر کے انسانوں کے ذہن، سوچوں، ذہنیت اور مزاج پر اثرات اس طرح ہوتے ہیں کہ جس ملک یا معاشرہ میں جو کلچر رائج ہوتا ہے وہاں کے عوام کا مزاج، ذہنیت اور موڈ بھی اس کلچر کا آئینہ دار ہوجاتا ہے۔ اگر کسی ملک یا معاشرہ میں جمہوری کلچر ہوگا تو وہاں کے عوام کے مزاج اور ذہنیت میں جمہوری کلچر جھلکے گا اور اگر کسی ملک یا معاشرہ میں فیوڈل کلچر ہو تو وہاں کے عوام کے مزاج اور ذہنیت میں فیوڈل کلچر جھلکے گا چاہے وہ عوام خود فیوڈل نہ ہوں۔

پاکستان کے عوام کی اکثریت فیوڈل نہیں ہے لیکن کیونکہ ہمارے ملک میں فیوڈل نظام اور فیوڈل کلچر رائج ہے لہٰذا اس کے اثرات ہماری ذہنیت اور مزاج پر اس طرح

پڑے ہیں کہ ہم سب کی ذہنیت فیوڈل بن گئی ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب، حتیٰ کہ فقیر ہو۔ فقیر مغرب میں بھی ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جگہ خاموش کھڑے رہتے ہیں یا کوئی آلہء موسیقی بجاتے رہتے ہیں جس کو پیسے دینے ہوتے ہیں وہ خاموشی سے ان کے آگے پیسے ڈال کر چلا جاتا ہے لیکن ہمارے یہاں تو ایسے فقیر ہوتے ہیں کہ بھیک لینے کیلئے وہ لوگوں کے کپڑے تک پھاڑ دیتے ہیں۔ یہ فیوڈل کلچر کا مزاج اور ذہنیت پر اثر ہے حالانکہ فقیر تو فیوڈل نہیں ہے لیکن فیوڈل کلچر کا اثر امیر غریب سب کی ذہنیت اور مزاج پر پڑ رہا ہے۔ مغربی ممالک میں آپ کسی دکان پر جا کر کسی چیز کی قیمت معلوم کریں اور دکاندار سے کہیں کہ وہ قیمت کم کر دے تو وہ سوری کہہ کر معذرت کر لے گا لیکن ہمارے یہاں پیاز سبزی والے سے بھی اگر کہیں کہ قیمت کم کر دو تو وہ کہے گا کہ لینی ہے تو لو ورنہ گھر جاؤ۔ ہمارے یہاں کسی سرکاری دفتر میں جائیں تو کلرک بھی رشوت مانگے گا اور اگر کہا جائے کہ بھائی میں غریب آدمی ہوں رشوت کہاں سے دوں تو کلرک جھڑک دے گا کہ غریب ہو تو میں کیا کروں۔ پیسے دینے ہیں تو دو ورنہ یہاں سے بھاگو۔ دوسری طرف مغربی ممالک میں اگر کوئی کسی سرکاری دفتر میں جا کر رشوت دینے کی کوشش کرے تو سرکاری افسر پولیس بلا کر اس کے حوالے کر دے گا۔

کسی ملک یا معاشرے میں رائج کلچر کا اثر جب وہاں کے رہنے والوں کے ذہن، سوچوں، ذہنیت اور مزاج پر پڑتا رہتا ہے تو آہستہ آہستہ ایک ماحول (Atmosphere) بن جاتا ہے۔

Atmosphere کیا ہوتا ہے؟

(1) The air or climate in a particular Place.

(2) special mood or charachter asosiated with a place.

ہمارے یہاں فیوڈل کلچر رائج ہے۔ اس کے نتیجے میں جو موڈ، مزاج، کیریکٹر اور ذہنیت جنم لے رہی ہے وہ فیوڈل ذہنیت اور کیریکٹر ہے۔ جب فیوڈل کلچر رائج ہوگا تو فیوڈل ذہنیت صرف فیوڈل کی نہیں ہوگی بلکہ ایک سبزی والے کی اور غریب کی بھی ہوگی اور اس طرح پوری قوم کا ایک موڈ، کیریکٹر اور ذہنیت بن جائے گی۔

فیوڈل قطار نہیں لگاتے بلکہ اپنے مفاد کیلئے دوسروں کو دھکے دیتے ہیں، ٹانگیں کھینچتے ہیں تاکہ خود آگے نکل سکیں۔ فیوڈل کلچر کا اثر ہمارے عوام پر اس طرح پڑا ہے کہ انہیں بھی قطار میں لگنا پسند نہیں ہے۔ شادیوں میں کھانا کھلتا ہے تو سب ایک دم ٹوٹ پڑتے ہیں اور ایک دوسرے کو دھکا دے کر آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فیوڈل کلچر کے اثرات ہیں جنہوں نے عام لوگوں اور غریبوں کی ذہنیت اور مزاج بھی فیوڈل بنا دیا ہے۔

آج کی اس محفل میں علم کے بڑے بڑے خزانہ اور علم ودانش کی بڑی بڑی ہستیاں موجود ہیں لیکن ٹی وی چینلز پر علم وحکمت کی ان عظیم ہستیوں کو نہیں بلایا جاتا۔ نام نہاد دانشور اور تاریخ دان صبح سے شام تک ٹی وی چینلز پر آتے ہیں، اسلام آباد کے بڑے بڑے سیمینارز میں بلائے جاتے ہیں لیکن ان سیمینارز کرنے والوں اور ٹی وی چینلز والوں کو ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور آج کی محفل میں موجود دیگر عظیم علمی شخصیات نظر نہیں آتیں۔ کیا ان شخصیات نے سلیمانی ٹوپی اوڑھ رکھی ہے؟ عصبیت اور بے انصافی کا یہ عمل بھی اصل میں فیوڈل ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔

فیوڈل کلچر کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ہاری، کسان، مزدور اور غریب لوگ جاگیرداروں کے خلاف اس خوف سے آواز نہیں اٹھاتے کہ آواز بلند کریں گے تو جاگیردار انہیں جیل بھیج دے گا، جھوٹے مقدمات بنوا دے گا، اپنی نجی جیلوں میں قید کر دے گا، گھر جلوا دے گا یا قتل کروا دے گا۔ اب اس فیوڈل کلچر اور ذہنیت کا اثر پورے معاشرے پر کچھ اس طرح پڑا کہ ملک کے بڑے بڑے دانشور اور علم وحکمت کی عظیم شخصیات بھی 60 برسوں سے مسلسل ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں کو دیکھتے رہے، فیوڈل نظام کے مظالم دیکھتے رہے لیکن کچھ کر نہ سکے اور چپ سادھ لینے میں ہی عافیت سمجھی۔ بالکل اس ہاری کسان، مزدور اور غریب انسان کی طرح جو جاگیرداروں کے خوف کی وجہ سے خاموش تھا اور آج تک خاموش ہے۔ بالآخر 120 گز کے گھر سے ایک مڈل کلاس خاندان کے شخص نے آواز بلند کی اور قطرہ قطرہ اس طرح جمع کیا کہ لوگ آہستہ آہستہ اس فیوڈل ذہنیت سے باہر آنے لگے۔ الطاف حسین کا یہی جرم ہے جس پر فیوڈل نظام کے رکھوالوں اور حامیوں کو غصہ ہے اور اسی لئے آل پارٹیز کانفرنس میں فیوڈل نظام کی حامی سیاسی و مذہبی جماعتوں نے متفقہ طور پر کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ سے بات نہیں کی جائے گی۔

فیوڈل نظام اور کلچر کے رکھوالے اپنے مفادات کیلئے تاریخ کو بھی مسخ کر دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں تاریخ کا رشتہ مذہب سے جوڑا جاتا ہے جبکہ تاریخ کا مذہب سے کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ تاریخ کا رشتہ وہاں کی زمین، علاقے اور جغرافیہ سے ہوتا ہے۔ مذہب کے نام پر ہی برصغیر کو تقسیم کر دیا گیا۔ میں آج بھی یہ بات کہتا ہوں کہ یہ زمین کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی تقسیم تھی۔ اگر یہ تقسیم نہ ہوتی تو آج برصغیر کے مسلمان ایک ہوتے اور کنگ میکر ہوتے۔

آج ہمارے یہاں تاریخ کو مسخ کر کے محمود غزنوی جیسے بادشاہوں کو ہیرو بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ محمود غزنوی نے اسلام کیلئے سومنات کے مندر پر سترہ

حملے کئے جبکہ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ محمود غزنوی نے اسلام کیلئے نہیں بلکہ سونا چاندی اور ہیرے جواہرات لوٹنے کیلئے سومنات کے مندر پر حملے کئے تھے۔ یہاں میرا سوال یہ بھی ہے کہ اگر توسیع پسندانہ عزائم امریکہ اور روس کیلئے غلط ہیں تو پھر توسیع پسندانہ عزائم مسلمانوں کیلئے درست کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور اپنی سلطنت اور دولت کو بڑھانے کیلئے حملہ کرنے والوں کو اسلام اور مسلمانوں کا ہیرو کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

ہمیں اپنی تاریخ سے کٹ کر نہیں رہنا چاہیے اور تاریخ کا رشتہ اس سرزمین سے ہوتا ہے۔ جو اپنی زمین سے کٹ کر رہتے ہیں انہیں بہت نقصان ہوتا ہے۔ اپنی زمین چھوڑ کر برصغیر کے مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمان بہت نقصان بھگت چکے ہیں اور آج بھی بھگت رہے ہیں۔

تبدیلی کیسے آئے گی

ہمارے ملک کی بنیادی خرابی فیوڈل نظام اور فیوڈل کلچر ہے جس نے فیوڈل ذہنیت کو جنم دیا ہے۔ اگر یہ فیوڈل نظام باقی رہے گا تو خاکم بدہن پاکستان باقی نہیں رہے گا۔ میں اسی نظام اور ذہنیت کو ختم کرنے کیلئے جدوجہد کر رہا ہوں۔ لیکن ذہنیت کو تبدیل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جب یورپ میں ذہنی بیداری Renaissance (نشاط ثانیہ) کیلئے جدوجہد کی گئی تو ذہنی جمود برقرار رکھنے والوں نے تبدیلی کی کوشش کرنے والوں پر طرح طرح کے الزامات لگا کر انہیں زندہ جلانے، قتل کرنے اور پھانسیوں پر چڑھانے تک سے گریز نہیں کیا۔

میری اس جدوجہد میں میرے بھائی بھتیجے شہید ہوئے۔ پورا خاندان دربدر ہوگیا، میں 16 سال سے جلاوطن ہوں، میرے ہزاروں ساتھی شہید ہوگئے، ہزاروں جلاوطن ہوگئے میں تین مرتبہ جیل گیا، مارشل لاء عدالت سے سزا بھگتی اور مجھے نہیں پتہ کہ یہ جدوجہد اور کتنی طویل ہوگی لیکن میں نے ایک حد تک فیوڈل ذہنیت توڑ دی ہے اور اپنے کارکنوں اور عوام کی ایک بڑی تعداد کو بھی اس فیوڈل ذہنیت سے باہر نکالنے میں کامیاب ہوگیا ہوں کیونکہ جب ہم فیوڈل ذہنیت سے باہر نکلیں گے تب ہی فیوڈل کلچر اور فیوڈل نظام کا خاتمہ کرسکیں گے۔ میں نہ تو فیوڈل نظام اور کلچر کا ذہنی اسیر بنا، نہ بنوں گا اور نہ ہی ذہنی وجسمانی طور پر اس کے آگے سرینڈر کروں گا۔

حالات کو تبدیل کرنے کے حوالے سے عموماً لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں تو اپنے گھریلو مسائل سے فرصت نہیں ہے، تم معاشرے اور ملک کو سدھارنے کی بات کر رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک طرح کا منفی رویہ ہے کہ ہم جب آپس میں بیٹھیں تو ملک میں موجود خرابیوں کا تو خوب رونا روئیں لیکن ان خرابیوں کو دور کرنے کیلئے کوئی مثبت کردار اور عملی اقدام نہ کریں۔ ہم سب کی یہ اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کو تباہی سے بچانے کیلئے فیوڈل نظام اور فیوڈل کلچر کے خاتمہ کیلئے اپنی اپنی جگہ رہتے ہوئے ہر ممکنہ عملی کردار ادا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ اور جدوجہد اسی طرح چلتی رہی تو ہمارے ملک ومعاشرے کی نامی گرامی علمی شخصیات بھی اس نیک کام میں آگے آئیں گی اور وہ بھی مٹکوں میں اذان دینے کے بجائے مینار پر کھڑے ہو کر اذانِ حق بلند کریں گی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں اتنے لوگ تیار ہوجائیں کہ میں فیوڈل نظام اور ذہنیت کے خلاف جو ریفارمیشن بیلٹ کے ذریعے لانا چاہتا ہوں وہ آج نہیں تو کل ضرور آئے۔ اور قائداعظم محمد علی جناح اور بانیانِ پاکستان اس ملک کیلئے روشن خیالات کے جو چراغ لے کر چلے تھے جنہیں ان کی وفات کے بعد بجھا دیا گیا ہم روشن خیالات کے ان چراغوں کو ایک مرتبہ پھر روشن کریں اور جدید تقاضوں کے مطابق ان خیالات کو عملی جامہ پہنا کر پاکستان اور اس کے عوام کو اندھیروں سے نکالیں۔

حق پرست عوام مشیر الدین اور سائرہ بیگم کی صحتیابی کیلئے دعا کریں، الطاف حسین

لندن۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے ایم کیو ایم لیاری یونٹ 33 کے سابق جوائنٹ انچارج مشیر الدین اور ایم کیو ایم کی پختون پنجابی آرگنائزنگ کمیٹی کے جوائنٹ انچارج خورشید مکرم کی والدہ سائرہ بیگم کی علالت پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور ان کی جلد و مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی ہے۔ ایک بیان میں جناب الطاف حسین نے حق پرست ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ مشیر الدین اور سائرہ بیگم کی جلد و مکمل صحت یابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا کریں۔ واضح رہے کہ ایم کیو ایم لیاری سیکٹر کے کارکن مشیر الدین گزشتہ دنوں مسلح دہشت گردوں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئے تھے اور ان دنوں وہ مقامی اسپتال میں زیرعلاج ہیں جہاں انکی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

ابراہیم حیدری عمر گوٹھ کی بلوچ، سندھی، خاصخیلی، شہلانی اور
کچھی برادریوں کی متعدد خواتین کی متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت

کراچی۔۔۔15، ستمبر 2007ء

ابراہیم حیدری عمر گوٹھ کی بلوچ، سندھی، خاصخیلی، شہلانی اور کچھی برادریوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی بڑی تعداد نے خواتین سمیت غریب ومتوسط طبقہ کے حقوق کی جدوجہد سے متاثرہ ہوکر متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے جمعہ کے روز ایم کیوایم کی کراچی مضافاتی آرگنائزنگ کمیٹی کے تحت عمر گوٹھ میں منعقدہ خواتین کی کارنر میٹنگ میں کیا۔اس موقع پر حق پرست رکن سندھ اسمبلی محترمہ فریدہ بلوچ اور ایم کیوایم کی مقامی ذمہ دار خواتین بھی موجود تھیں۔متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کا اعلان کرنے والی مختلف برادریوں سے تعلق رکھنے والی خواتین نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین نے ظلم کا شکار خواتین کے حقوق کیلئے عملی جدوجہد کی ہے اور اسمبلیوں میں خواتین کی بڑی تعداد کو نمائندگی کا حق دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم پاکستان کی واحد جماعت ہے جو مفادات کے بجائے عوام کی عملی خدمت کی سیاست پر یقین رکھتی ہے اور حق پرستی کی اس جدوجہد میں خواتین سمیت ملک بھر کے عوام ایم کیوایم کے ساتھ ہیں۔قبل ازیں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حق پرست رکن سندھ اسمبلی محترمہ فریدہ بلوچ نے کہا کہ نام نہاد سیاسی و مذہبی جماعتیں خواتین کے حقوق کے بلند و بانگ دعوے کرتی ہیں لیکن ان جماعتوں کا عمل ان کے دعوے کی نفی کرتا ہے ۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم خواتین کے حقوق کے تحفظ کیلئے عملی جدوجہد کررہی ہے۔ایم کیوایم ،کاروکاری، ونی، قرآن مجید سے شادی اور اس جیسی دیگر فرسودہ رسومات کے خاتمہ چاہتی ہے۔انہوں نے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین ملک بھر کے 98 فیصد غریب ومظلوم عوام کے رہنماء ہیں اور ان کی قیادت میں ہی خواتین کو معاشرے میں عزت اور بنیادی حقوق حاصل ہوسکتے ہیں۔محترمہ فریدہ بلوچ نے متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت کرنے والی خواتین کو مبارکباد بھی پیش کی۔

عوام کے خلاف گھٹیا زبان استعمال کرنے والے لچے اور
لفنگے وکلاء عدلیہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں، حق پرست ارکان سندھ اسمبلی

کراچی۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کے حق پرست ارکان سندھ اسمبلی نے کراچی بار ایسوسی ایشن، سندھ بار ایسوسی ایشن اور لاہور بار ایسوسی ایشن کے بعض وکلاء کے شر انگیز بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام اور ان کی منتخب نمائندہ جماعت کے خلاف گھٹیا زبان استعمال کرنے والے لچے اور لفنگے وکلاء عدلیہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم دشمنی میں کراچی بار، سندھ بار اور لاہور بار کے بعض وکلاء نے 12 مئی کے واقعہ کے عینی شاہدین کی گواہی کو عدلت کا گھیراؤ قرار دیکر ثابت کردیا ہے کہ وہ سیاسی جماعتوں کے آلہ کار بن چکے ہیں اور عوام کی نظروں سے گر چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ 12 مئی کے واقعہ کے لاکھوں افراد گواہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے عوامی نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی اور دیگر جماعتوں کے مسلح دہشت گردوں کو ایم کیوایم کی پرامن ریلیوں پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ عدالت عالیہ میں عینی شاہد کے طور پر گواہی بھی دینا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ظرف اور ضمیر کا سودا کرنے والے بعض وکلاء نے جس طرح لچے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں حلف نامہ جمع کرانے والے عوام پر جھوٹے الزامات لگائے اس سے ثابت ہوگیا یہ کہ نام نہاد وکلاء عدلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی پر نہیں بلکہ دھونس دھمکی اور غنڈہ گردی پر یقین رکھتے ہیں جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔حق پرست ارکان سندھ اسمبلی نے کہا کہ اگر 12 مئی کے واقعہ کی گواہی دینا اور حلف نامہ عدالت عالیہ میں جمع کرانا جرم ہے تو کراچی کے حق پرست عوام یہ جرم کرتے رہیں گے اور اگر کسی طالع آزمانے دھونس اور دھمکی کے ذریعے کراچی کے عوام کو گواہی دینے کے حق سے روکنے کی کوشش کی تو ایسے عناصر کو عوام کے غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کراچی کے غیور پختون اسفندیار ولی کی بدمعاشی کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کریں گے، پی پی او سی

دھونس، دھمکی اور بندوق کی زبان میں بات کرنے والے باچہ خان کے نظریہ کے مخالف ہیں

کراچی۔۔۔14، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کی پختون پنجابی آرگنائزنگ کے انچارج سردار خان، جوائنٹ انچارج خورشید مکرم اور دیگر اراکین نے اے این پی کے صدر اسفندیار ولی کے غیر مہذبانہ بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی کے غیور پختون اسفندیار ولی کی بدمعاشی کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کریں گے۔ اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ باچہ خان اور خان ولی خان کی وفات کے بعد عوامی نیشنل پارٹی کی پالیسی تبدیل ہوگئی ہے اور اے این اپی خدائی خدمت گار کا نظریہ فراموش کر کے مفاد پرستی کی راہ پر چل نکلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسفندیار ولی کے بیانات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر کراچی میں لسانی فسادات کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اور اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کیلئے کراچی کے غریب پختون عوام کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غیور اور باشعور پختون عوام اسفندیار ولی کی مفاد پرستانہ سازشوں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ صوبہ سرحد میں عام انتخابات کے دوران اے این پی کے امیدواروں کی ضمانتیں تک ضبط ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ پختون عوام میں اپنی ساکھ بحال کرنے کیلئے اسفندیار ولی ایک مرتبہ پھر کراچی کے پختون عوام کو گمراہ کرنے اور کراچی میں لسانی فسادات کی آگ بھڑکانے کی گھناؤنی سازشیں کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں حق پرست وزراء اور بلدیاتی نمائندے بلا امتیاز و تفریق عوام کی عملی خدمت کر رہے ہیں اور حق پرستوں کے دور میں پختون اکثریتی آبادی والے علاقوں میں بھی ترقیاتی کام کرائے جا رہے ہیں اور پختون عوام کو سندھ کے گورنر کی جانب سے جو عزت اور احترام دیا جا رہا ہے اتنا احترام تو پختون گورنر نے بھی اپنے عوام کو نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے سیاسی مفادات کیلئے غریب و متوسط طبقہ کے عوام کو آپس میں لڑانے والے عوام کے کھلے دشمن ہیں۔ پختون پنجابی آرگنائزنگ کمیٹی کے ارکان نے کہا کہ کراچی کے غیور اور باشعور پختون اسفندیار ولی کی گھناؤنی سازشوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں اور وہ اسفندیار ولی کی بدمعاشی کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کریں گے اور اپنے اتحاد کی طاقت سے کراچی میں لسانی فسادات کی سازش کو ناکام بنادیں گے۔

جماعت اسلامی، مسلم لیگ (ن) اور اے این پی کراچی میں لسانی فسادات سازشوں پر اتر آئی ہیں، ارکان قومی اسمبلی

آئندہ عام انتخابات میں پنجاب اور سرحد کے عوام بھی جماعت اسلامی کا سیاسی بوریا بستر گول کردیں گے

کراچی۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کے حق پرست ارکان قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی، مسلم لیگ (ن) اور اے این پی سیاسی میدان میں بری طرح شکست کھانے کے بعد اب کراچی میں لسانی فسادات اور امن وامان تباہ کرنے کی گھناؤنی سازشوں پر اتر آئی ہیں اور گزشتہ چند روز میں ہونے والے واقعات ان گھناؤنی سازشوں کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان جماعتوں اور بعض وکلاء کو اربوں روپے دیئے گئے تھے کہ وہ ملک میں احتجاجی تحریک کے نام پر افراتفری پھیلائیں لیکن ان جماعتوں کی تمام تر ڈرامہ بازیوں کے باوجود عوام نے سڑکوں پر آنے سے انکار کردیا حتیٰ کہ نواز شریف کے استقبال کیلئے بھی یہ جماعتیں عوام کو سڑکوں پر نہ لاسکیں اور ان کی ہڑتال کی کال کو بھی عوام نے مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی میدان میں پے در پے ناکامیوں کے بعد اب یہ جماعتیں خاص طور پر جماعت اسلامی اور اے این پی کراچی میں لسانی فسادات کی گھناؤنی سازش پر اتر آئی ہیں لیکن انشاءاللہ تعالیٰ عوام ان سازشوں کو اپنے اتحاد اور صبر وتحمل سے ناکام بنادیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد میں جماعت اسلامی کی حکومت ہے لیکن وہاں روز بم دھماکے اور قتل وغارتگری ہورہی ہے۔ جماعت اسلامی صوبہ سرحد میں دہشت گردیاں کروانے کے بعد اب کراچی اور سندھ کے امن کو بھی تباہ کرنا چاہتی ہے لیکن سندھ کے عوام اس جماعت کے گھناؤنے چہرے کو پہچان کر اسے ہر الیکشن میں شرمناک شکست دیتے رہے ہیں اور انشاءاللہ آئندہ عام انتخابات میں پنجاب اور سرحد کے عوام بھی جماعت اسلامی کا سیاسی بوریا بستر گول کردیں گے۔

باچہ خان کے دشمنوں سے اتحاد کرنے والے پختونوں کے ہمدرد نہیں ہوسکتے، ارکان سندھ اسمبلی

اے این پی صوبہ سرحد میں ملاؤں کے ہاتھوں سیاسی مار کھانے کے بعد اپنے سیاسی مفادات کیلئے

کراچی کے غریب اور پرامن پختون عوام کو فسادات کی بھینٹ چڑھانا چاہتی ہے

کراچی۔۔۔15، ستمبر 2007ء

حق پرست ارکان سندھ اسمبلی نے عوامی نیشنل پارٹی کے رہنماؤں کے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اے این پی صوبہ سرحد میں ملاؤں کے ہاتھوں سیاسی مار کھانے کے بعد اپنے سیاسی مفادات کیلئے کراچی کے غریب اور پرامن پختون عوام کو فسادات کی بھینٹ چڑھانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پختون عوام اس بات کو دیکھ رہے ہیں کہ آج اے این پی کراچی میں فسادات اور اپنے مذموم مقاصد کیلئے جماعت اسلامی جیسی پارٹی سے اتحاد کرلیا ہے جبکہ جماعت اسلامی باچہ خان کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ باچہ خان کے کیسے پیروکار ہیں جنہوں نے اپنے سیاسی مفادات کیلئے باچہ خان کے دشمنوں سے اتحاد کرلیا ہے۔ باچہ خان کے دشمنوں سے اتحاد کرنے والے غریب پختونوں کے ہمدرد نہیں ہوسکتے۔ ارکان صوبائی اسمبلی نے کہا کہ شاہی سید نے کراچی میں ناجائز زمینوں پر قبضے کرکے پیٹرول پمپ بنا رکھے ہیں اور ناجائز دھندوں میں ملوث ہے۔ اور اب اپنے ان کالے دھندوں کو بچانے کیلئے یہ کراچی کے پختونوں کو استعمال کرنا چاہتے ہیں جو کراچی میں امن وسکون اور پیار ومحبت سے رہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے کرتوت عوام کے سامنے آچکے ہیں اور سندھ میں بسنے والے سندھی، پختون، بلوچ، پنجابی، سرائیکی اور مہاجر عوام اپنے اتحاد اور پرامن طرز عمل سے انکی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔

☆☆☆☆☆

طالبہ پر تشدد کرنے والے جماعتی غنڈوں کو گرفتار کیا جائے، سلیم شہزاد

لندن۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے رکن سلیم شہزاد نے جامعہ کراچی میں جماعت اسلامی کی بغل بچہ تنظیم اسلامی جمعیت طلباء کے غنڈوں اور دہشت گردوں کی جانب سے ایک طالبہ کو وحشیانہ انداز میں زدوکوب کرنے کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی اپنے سیاسی مقاصد کیلئے اسلام کا نعرہ لگاتی ہے لیکن اپنے دہشت گردوں کے ذریعے طالبات تک پر تشدد کرواتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبات کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنانا کیا اسلامی طرز عمل ہے؟ انہوں نے کہا کہ مذکورہ طالبہ کی حالت اب تک تشویشناک ہے لیکن طالبہ پر حملہ کرنے والے جماعتی غنڈے اب تک گرفتار نہیں کئے گئے ہیں۔ سلیم شہزاد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جامعہ کراچی کی طالبہ کو زدوکوب کرنے والے جماعتی دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

مسافر ویگن پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو گرفتار کیا جائے، الطاف حسین

مسافر ویگن پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایم کیو ایم لیاقت آباد کے ہمدرد کی شہادت پر اظہار افسوس

لندن۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے جامعہ کراچی کے قریب مسافر ویگن پر دہشت گردوں کی فائرنگ کے نتیجے میں متحدہ قومی موومنٹ لیاقت آباد سیکٹر کے ہمدرد محمد رفیق کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شہید کو بلند درجات عطا فرمائے اور سوگوار لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ جناب الطاف حسین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مسافر ویگن پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں اور محمد رفیق سمیت دیگر افراد کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

مولانا حسن جان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، الطاف حسین

لندن۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے پشاور میں جے یو آئی کے رہنما اور وفاق المدارس کے نائب صدر مولانا حسن جان کے قاتلانہ حملے میں جاں بحق ہونے کے واقعہ پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ایک بیان میں انہوں نے مرحوم کے اہل خانہ اور جے یو آئی کے رہنماؤں وکارکنوں سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا حسن جان کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے مرحوم کے بلند درجات اور ان کے لواحقین

کیلئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

☆☆☆☆☆

جماعت اسلامی سیاسی ڈرامہ بازی کر رہی ہے، فاروق ستار

متحدہ قومی موومنٹ لیاقت آباد سیکٹر کے ہمدرد محمد رفیق کی شہادت پر اظہار تعزیت

کراچی۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینر ڈاکٹر فاروق ستار نے یونیورسٹی روڈ پر منی بس پر فائرنگ اور دہشت گردی کے واقعہ میں متحدہ قومی موومنٹ لیاقت آباد سیکٹر کے ہمدرد محمد رفیق کی شہادت پر دلی رنج وغم اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ واقعہ کو بنیاد بنا کر جماعت اسلامی جس طرح لاشوں کی سیاست کر رہی ہے وہ نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ اس واقعہ میں جاں بحق ہونے والے شہریوں کے لواحقین کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ کھلی دہشت گردی تھا جس میں بیشتر عام شہری شہید ہوئے لیکن جماعت اسلامی زبردستی انہیں اپنا کارکن قرار دیکر سیاسی ڈرامہ بازی کر رہی ہے۔ ڈاکٹر فاروق ستار نے محمد رفیق کے سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے شہید کے بلند درجات کیلئے دعا بھی کی۔

عتیق احمد قادری پر قاتلانہ حملہ سندھ اور کراچی کا امن تباہ کرنے کی سازش ہے، رابطہ کمیٹی

کراچی ۔۔۔15، ستمبر 2007ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے مسلح دہشت گردوں کی جانب سے کراچی کے ایک وکیل عتیق احمد قادری پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے صوبہ سندھ خصوصاً کراچی کا امن تباہ کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ دشمن عناصر کو سندھ خصوصاً کراچی میں قائم ہونے والا امن اور تیز رفتاری سے ہوتے ہوئے ترقیاتی کام ایک آنکھ نہیں بھا رہے ہیں اور یہ عناصر امن وامان تباہ کرنے کے گھناؤنے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ رابطہ کمیٹی نے عتیق احمد قادری کی جلد صحتیابی کیلئے دعا کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ عتیق احمد قادری پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

☆☆☆☆☆